

## 34550-نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کیسے کی

سوال

میرے بہت سے دو سو تا جاب نے دوسری جن سے زنا کے بارہ مجھ سے سوال کیا تو میں نے انہیں جواب دیا کہ اسلام میں زنا حرام ہے، تو وہ کہنے لگے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی اور ان سے شادی کی تھی، میں نے بہت سی کتب پڑھیں اور انٹرنسیٹ پرویپ سائٹ بھی دیکھیں لیکن مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے طریقہ نہیں مل سکا۔

اس شادی کے بارہ میں مجھے اتنا ہی علم ہے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی لوئڈی کو خط دے کر بھیجا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو طالب کے قریب تھی کہ وہ شادی کرنا چاہتی ہیں تو اس طرح شادی ہوئی مجھے۔

تواب میں یہ باننا چاہتا ہوں کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملاقات کی تھی (کیا ان کے درمیان جماعت ہوا تھا)؟

پسندیدہ جواب

سیرۃ النبیویہ کی روایات اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ خدیجہ بنت خویلد بنت خویلد بنت ہبی ذہین و فطین اور مالدار عورت تھیں، جن کے کئی ایک تجارتی کام بھی تھے، ان کی قوم کے لوگ ان سے شادی کے بھی خواہش مند تھے، لیکن وہ تجارت خود نہیں کرتی تھیں بلکہ وہ لوگوں کو ملازم رکھتی جو کہ اس کے تجارتی کام چلاتے تھے۔

جب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صادق اور امین صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ملی اور ان کے صدق و امانت کا بھی پتہ چلا تو وہ اس کی رغبت کرنے لگیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تجارتی امور چلانیں، لہذا ان کی طرف اس کا پیغام بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موافقت کر لی۔

اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال تجارت لے کے میدان تجارت میں گئے اور اس تجارتی سفر میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام میسرہ بھی ساتھ تھا، میسرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نشانیاں دیکھی جو اس سفر میں پیش آئیں توہ مبحثوت ہو کر رہ گیا واپسی پر اس نے جو کچھ بھی دیکھا وہ سب کچھ اپنی مالکہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتایا۔

ان نشانیوں میں ایک یہ بھی تھی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے شہ بصری پہنچے تو ایک درخت کے سامنے میں پڑا کیا تو میسرہ کو ایک راحب کہنے لگا اس درخت کے نیچے آج تک نبی کے علاوہ کسی اور نے پڑا نہیں کیا، اور میسرہ یہ بھی دیکھتا رہا کہ جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج کی گرمی نے ستایا تو فرشتوں نے سایہ کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس تجارتی سفر سے واپس لوٹے اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلے سے بھی کی گنزا دفعہ ہوا تو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے بہت زیادہ تعجب کیا اور ان سے شادی کرنے کی رغبہ کرنے لگیں۔

لہذا انہوں نے اپنی سیلی نفیسه بنت منیہ کو شادی کا پیغام دے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں رضا مندی ظاہر کر دی، صحیح روایات کے مطابق اس شادی کے ولی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد خویلد تھے اس کا ذکر اصحاب سیرے نے بھی کیا ہے۔

تو اس طرح یہ شادی ہوئی اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شادی سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کوئی ایسے تعلقات نہیں تھے جو کہ جیاء کے پرده کو متارکرنے والے ہوں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور حسن سیرت کو ہر چیز سے قبل اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور ہر اس چیز سے دور رکھا جو رسالت و نبوت کو مندوش کرے اور حیاء اور مردودت کے منافی ہو۔

اور اگر یہ کچھ حاصل ہوتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت ہی دور ہیں۔ تو کفار قریش کبھی بھی اس پر خاموشی اختیار نہ کرتے اور اس طرح ان کے ہاتھ بہت ہی بڑا عیب لگتا جسے وہ دین اسلام کے رد کا ذریعہ بناتے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرت کو مندوش کرتے، لیکن اس میں سے کچھ بھی نہیں تھا، بلکہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے قبل صادق اور امین کا لقب دیتے تھے اور کبھی بھی انہوں نے ان کی عفت و عصمت میں قد غن نہیں لگائی۔

یہ اور اسے بھائی اسی طرح یہ بھی آپ کے علم میں ہونا پا جائیتے ہے کہ سب کے سب انبیاء و رسول صلی اللہ علیہ السلام اکمل المبشر اور ان میں سے سب سے افضل ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ اپنی رسالت کے لیے احلىت رکھنے والے کو ہی اختیار کرتے ہیں اسی کے بارہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

**{اس موقع کو تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کماں رکھے}۔ الانعام (124)**

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یعنی اللہ تعالیٰ ہی خوب علم رکھتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کماں رکھے اور اس کی مخلوق میں سے رسالت کا احل کون ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

**{اور وہ کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا، کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟}۔ الزخرف (31-32)**

یعنی وہ یہ چاہتے تھے کہ جو شخص ان کی آنکھوں میں بڑا عظیم و جلیل ہوا سپراس کا نزول ہونا پا جائے۔ **{ان دونوں بستیوں میں}** یعنی کہ اور طائف، اور وہ اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حسد و بغض اور عناد و استھنگار کی بنابر خیر جانتے تھے جیسا کہ التدرب العزت نے ان کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے:

**{اور یہ مشرین جب بھی آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق ہی اڑاتے ہیں کہ کیا ہی وہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتا ہے اور وہ خود تو رحم کی یاد کے بالکل ہی مشرک ہیں}۔ الانبیاء (36)**

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

**{اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہونے ہیں ان کے ساتھ بھی استھناء کیا گیا ہے، پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا وہ تمیز اڑاتے تھے}۔ الانعام (10)**

اور اس کے ساتھ ساتھ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل مرتبہ اور شرف و نسب اور ان کے گھر اور ان کے تربیت یافتہ اور ان کی پرورش کی پاکیزگی اور طہارت کے معترض تھے اللہ تعالیٰ اور فرشتہ اور مومنوں کی ان پر رحمتیں اور دعائیں ہوں۔

حتیٰ کہ قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از نبوت اور وحی صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے، اس کا اعتراف رئیس الکھار (ابوسفیان) جو کہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے نے بھی روی بادشاہ هرقل کے سامنے کیا جب اس نے اس سے سوال کیا کہ اس کا تمہارے اندر نسب کیسا ہے؟ ابوسفیان کہنے لگا وہ ہم میں حسب و نسب والا ہے

اس نے پھر سوال کیا کیا تم اسے اس کے دعویٰ نبوت سے قبل جھوٹا کہتے تھے؟ اس نے جواب نہیں میں دیا۔

وہ لمبی حدیث جس میں رومی بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق نبوت اور صفات کی پاکیزگی و طمارت اور جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں کے صحیح ہونے پر استدلال کیا ہے۔ اہ علماء کرام نے اس کا بھی ذکر کیا ہے کہ سب انبیاء و رسول کبار اور ہر اس گناہ سے مخصوص ہیں جو فاعل کی عزت میں کمی کا باعث بنتا ہو۔

ابن العربي کا قول ہے کہ :

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے کبھی بھی اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی نہ تو زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی اس کے بعد یہ اللہ تعالیٰ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم و فضل اور عظمت ہے کہ انبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلند و قوی مرتبہ عطا فرمایا۔۔۔ اور ہر وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسباب کریمہ اور وسائل سلیمانیہ ہر بجانب سے گھیرے ہوئے ہیں۔ اہ

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

آپ کے علم میں ہوتا چاہیے کہ علماء کرام انبیاء علیہم السلام سے معصیت کے جواز پر اختلاف رکھتے ہیں، اور قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقاصد مسئلہ کی تلخیص کرتے ہوئے کہا ہے :  
معاصی کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ سب انبیاء ہر قسم کے کبار سے مخصوص ہیں۔۔۔

اور اسی طرح ہر اس صغیرہ گناہ سے سے بھی مخصوص ہونے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس کے کرنے سے منزلت و مرتبہ میں کمی اور مرتوت میں گراوٹ پیدا ہو جائے۔

اختلاف تو اس کے علاوہ باقی صفات میں ہے، تو سلف اور بعد میں آنے والوں میں سے اکثر فتحاء و محدثین اور متفکرین اس کے جواز قائل ہیں اس میں ان کے پاس قرآن مجید کی ظاہری آیات اور احادیث کا ظاہر ہے۔

ہمارے آئندہ میں سے فتناء کی ایک جماعت کے اہل تحقیق اور نظر کا یہ کہنا ہے کہ جس طرح انبیاء کبار سے مخصوص ہیں وہ اسی طرح صغیرہ گناہ سے بھی مخصوص ہیں، نبوت منصب اس طرح کے وقوعات اور اللہ تعالیٰ کی خالافت سے بہت دور ہے۔

اس گروہ نے اس مسئلہ میں واردہ آیات و احادیث پر کلام کی اور ان کی تاویل کرتے ہیں، جو کچھ ان کے بارہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ یا تو ایسے مسائل تھے جن میں انہوں نے تاویل کی یا پھر سخواہ اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر شفقت کرتے ہوئے اجازت دی گئی کہ اس میں ان کا موافذہ نہیں ہو گا اور یا پھر کچھ اشیاء ایسی میں جو قبل از نبوت کی میں، اور یہی قول اور مذہب عن معلوم ہوتا ہے۔۔۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کی کلام کا آخری حصہ یہی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ اہ

منصب نبوت کی عظمت کی بنی اسرائیل کا کہنا ہے کہ جس نے بھی انبیاء پر بہتان لگایا وہ کافر اور واجب القتل ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی کسی بھی نبی علیہ السلام پر سب و شتم اور ان کی توحین کی وہ واجب القتل ہے۔ احادیث مکہ مجموع الفتاوی (35/35)۔

اور پھر زنا کی تہمت تو سب سے بڑھی توحین اور سب و شتم ہے، اسی سلسلے میں سوال نمبر (22809) کا بھی مراجعہ کریں۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مخفی میں ذکر کیا ہے کہ :

بلاشبہ جس نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر تهمت لگائی اگرچہ وہ توبہ بھی کر لے، مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کر دیا جائے گا، ہاں یہ بات تو ہے کہ اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہے لیکن اس کی توبہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی بننا پر قتل ساقط نہیں ہو گا۔

دیکھیں المغنی لابن قدامہ (405/12)۔

پھر ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قذف و تهمت لگانے والے کا حکم بھی اسی حکم کی طرح ہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر قذف لگانے والے کا تھا اور اسے قتل اس لیے کیا جائے گا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قذف اور تهمت لگائی ہے جو کہ ان کے نسب میں قدح و جرح ہے۔ اہ

واللہ تعالیٰ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں :

زاد المعاو (77/1) السیرۃ النبویۃ تالیف ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری (112-114/1) السیرۃ النبویۃ تالیف محمدی رزق اللہ (ص 132) افعال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تالیف ڈاکٹر محمد سلیمان الاشقر (139-165/1) احکام القرآن الکریم (3/576)۔

واللہ اعلم۔